

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

ضبط و ترتیب: مولانا مفتی عبدالمعصم حقانی

معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

درس ترمذی شریف

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدو خال جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ما جاء فی قبول الهدیۃ والمکافأۃ علیہا

ہدیہ قبول کرنے اور اس پر بدلہ دینے کا بیان

حدثنا یحییٰ بن اکثم وعلی بن خشرم قالا حدثنا عیسیٰ بن یونس
عن هشام بن عروہ عن أبیه عن عائشة ان النبی ﷺ کان یقبل الهدیۃ
ویشیب علیہا“ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وأنس و ابن عمر و جابر هذا
حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه۔ لانعرفه مرفوعاً الا من حدیث
عیسیٰ بن یونس۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ بیشک جناب رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کا بدلہ
بھی دیا کرتے تھے۔ اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین سے بھی روایات ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس طریق کے ساتھ غریب ہے۔ ہم اس کو حدیث
عیسیٰ بن یونس کے علاوہ مرفوع نہیں پہچانتے ہیں۔

توضیح و تشریح:

یہ ابواب چونکہ برادر صلہ کے ہیں ان میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی حسن سلوک بھائی چارہ محبت اور
رواداری کا درس دیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کو ہدیہ دینا، تحفے تحائف بھیجنا بھی ایک ایسی چیز ہے جس سے محبت بڑھ
جاتی ہے۔ دوستی اور برادری مضبوط تر ہو جاتی ہے۔ لہذا اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ ذکر ہوئی
کہ آپ ﷺ ہدیہ کو قبول فرماتے تھے اور اس ہدیہ دینے والے کو عوض کے طور پر واپس کوئی چیز ہدیہ میں دے دیتے تھے
اور دوسروں سے بھی قبول کر لیا کرتے تھے۔ اور حضور ﷺ کی عادت مبارکہ یہی تھی کہ ہدیہ کو قبول کر کے اس کا بدلہ بھی

ضرور دیا کرتے تھے اور ہدیہ کا بدلہ دینے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کم از کم وہ عوض ہدیہ کی قیمت کے برابر ہو۔
کیا ہدیہ کا بدلہ دینا ضروری ہے؟ اخلاق کریمانہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس نے تمہارے ساتھ احسان کیا اس کے ساتھ احسان کرو۔ ارشاد بانی ہے:

هل جزأ الاحسان إلا الاحسان (الایۃ) یعنی احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے۔
 اور حضور ﷺ کی شان یہ تھی کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہی تھی کہ ہدیہ دینے والے کو اس کے ہدیہ کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

آپ کی اس عام عادت کی وجہ سے بعض مالکیہ نے حدیث باب سے استدلال کرتے ہوئے ہدیہ کا معاوضہ دینے کے وجوب کا قول کیا ہے۔ جبکہ واہب نے مطلقاً (یعنی کسی قسم کی شرائط کے بغیر) ہدیہ دیا ہو۔ اور واہب (ہدیہ وہب دینے والا) اس قبیل سے ہو کہ وہ اس ہدیہ سے عوض ملنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو جیسا کہ فقیر آدمی کسی صاحب حیثیت اور مالدار آدمی کو ہدیہ دیتا ہے۔ تو اس سے بظاہر یہی مقصود ہوتا ہے کہ اس صاحب حیثیت آدمی کی طرف سے اس کو عوض مل جائے تو اس صورت میں عوض دینا بھی لازمی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیشہ کے لئے ہدیہ کا بدلہ دے دیا ہے۔ اور اس سے وجوب معلوم ہوتا ہے۔ اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہبہ کرنے والے نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس نے جو چیز ہدیہ کی ہے اس کے عوض میں اس کو اس سے زیادہ چیز مل جائے تو کم از کم اس کو اس چیز کے برابر اور مثل تو ضرور ملنا چاہیے۔

حنفیہ کا مسلک:

لیکن احناف کے نزدیک (اور امام شافعیؒ کے قول جدید کے مطابق) عوض ملنے کی نیت سے ہبہ کرنا اور کوئی چیز ہدیہ میں دینا باطل ہے۔ کیونکہ بیع کے حکم میں ہے۔ جس میں ثمن مجہول ہے۔ نیز ہبہ اور ہدیہ کی بناءً تبرع و احسان پر ہے اور جب اس میں (عوض ارادہ کرنے کی وجہ سے) تبرع و احسان نہ رہ جائے تو یہ بیع کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے حنفیہ کے نزدیک ہبہ بشرط العوض بیع کے حکم میں ہے۔ لہذا انی الحقیقت اس کا ہدیہ اور ہبہ ہونا باطل ہو چکا ہے۔ نیز اس نیت سے ہدیہ دینا کہ عوض مل جائے اخلاق کریمانہ کے خلاف بھی ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اس سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ (المدثر۔ الایۃ) یعنی ایسا نہ کر کہ تو احسان کرے اور بدلہ بہت چاہے۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت کی رو سے جناب رسول اللہ ﷺ پر یہ حرام کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ اس غرض سے کسی کو کوئی چیز ہدیہ و احسان کے طور پر دے دیں تاکہ بعد میں آپ کو اس سے زیادہ عوض میں مل جائے۔
 اور حضور ﷺ کے علاوہ عام لوگوں کے لئے ایسا کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن پھر بھی کراہت سے خالی اور بہتر نہیں ہے۔

حاصل بحث: یہ ہے کہ اس نیت سے ہدیہ دینا کہ اس کا عوض مل جائے۔ اخلاق کریمانہ کے خلاف ہونے میں تو کسی کو خلاف نہیں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر ایسا کرنا حرام قرار دیا تھا۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور جب آپ کو کوئی آدمی ہدیہ دے دے تو اس کا بدلہ دینا واجب نہ سبھی اخلاق کریمانہ کا تقاضا تو ضرور ہے۔ اس وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی عام عادت مبارکہ یہی تھی کہ ہدیہ کو قبول فرماتے تھے۔ اور پھر اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ لہذا ایسا ہی کرنا مناسب ہے کہ ہدیہ کو قبول کر کے اس کے بدلہ دینے کا بھی اہتمام کیا جاوے۔

اگر ہدیہ کا بدلہ نہ دے سکتا ہو تو ہدیہ دینے والے کے لئے دعا کرو:

اور اگر اس ہدیہ کا مناسب بدلہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو پھر اس محسن کے حق میں دعا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ: جس نے تمہارے ساتھ کوئی نیکی اور احسان کر دیا تو اس کا بدلہ دیا کرو۔ پس اگر تمہارے ساتھ بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے لئے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھ جاؤ کہ تم نے اس کا بدلہ ادا کر دیا، اور ایک روایت میں یہ مضمون ذکر ہے کہ جس نے احسان کرنے والے سے ”جزاک اللہ“ کہا تو اس نے اس کا بدلہ ادا کر دیا۔

باب ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك

جس نے تمہارے ساتھ احسان کیا اس کا شکریہ ادا کرنے کا بیان

حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا الربيع بن مسلم ثنا محمد بن زياد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ من لا يشكر الناس لا يشكر الله - هذا حديث صحيح -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ کرے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدثنا هناد ثنا أبو معاوية عن ابن أبي ليلى ' وحدثنا سفيان بن وكيع ثنا حميد بن عبد الرحمن الرواسي عن ابن أبي ليلى عن عطية عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ: "من لم يشكر الناس لم يشكر الله"

وفى الباب عن أبي هريرة والاشعث بن قيس والنعمان بن بشير۔

هذا حديث حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اس وقت مکمل ہو جاتا ہے جبکہ بندہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تابعداری کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تجھے جس بندہ خدا کے ہاتھ سے مل جائے تو اس بندہ کا شکریہ بھی ادا کرو۔ پس جب اس نے اس حکم میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہ کیا۔ نیز یہ کہ جس آدمی کی عادت اور طبیعت اس طرح بن چکی ہو کہ جب لوگوں کی طرف سے اس کو کوئی نعمت مل جاتی ہے تو وہ ان کی ناشکری کرتا ہے۔ اور لوگوں کے احسانات کا شکریہ ترک کرتا ہے۔ تو لازم ہے کہ اس کی یہ بھی عادت ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بھی ناشکری کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بھی شکریہ ادا نہ کرے گا، کیونکہ بندہ محسن تو آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور نظر آ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ تو دیکھا بھی نہیں جاسکتا۔ نیز بندہ کی طرف سے کبھی کبھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے احسانات کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ جس کو عادی سمجھ کر غافل انسان شکر کو خیال میں نہیں لاتا اور ”یا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کے بدلے میں اس آدمی کا شکر قبول نہیں فرماتا جو آدمی لوگوں کے احسانات کا ناسپاس گزار ہو اور ان کی نیکی اور احسان کا شکر ادا نہ کرتا ہو۔

باب ما جاء فی صنائع المعروف مختلف قسم کے احسانات اور نیکیوں کا بیان

حدثنا عباس بن عبد العظیم العنبری ثنا النضر بن محمد الجرشی السیمامی ثنا عکرمہ بن عمار ثنا أبو زمیل عن مالک بن مرشد عن أبيه عن أبي ذر قال: قال رسول الله ﷺ: "تبسمك في وجه أخيك لك صدقة" وأمرک بالمعروف ونهیک عن المنکر صدقة، وأرشاک الرجل فی أرض الضلال لك صدقة، وبصرک للرجل الرئی البصر لك صدقة، وإمأطتک الحجر والشوک والعظم عن الطريق لك صدقة، وإفراغک من دلوک فی دلو أخیک لك صدقة..... وفي الباب عن ابن مسعود وجابر وحذيفة وعائشة وأبي هريرة..... هذا حديث حسن غريب..... وأبو زمیل سماک بن الولید الحنفی والنضر